برکاتِ زکوٰۃ

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ (ترجَمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمْناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

قَبُولیتِ دُعا کا پَروانہ

حضرتِ سَیِّدُنا فُضَالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اُس نے نماز پڑھی اور پھر اِن کَلِمات سے دُعا مانگی: "**اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ**، یعنی اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رَحم فرما۔" رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "**عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ** اے نمازی تُو نے جلدی کی۔ **اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمِدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ، وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ**، جب تُو نماز پڑھ کر بیٹھے تو (پہلے) اللّٰہ تعالٰی کی ایسی حَمد کر جو اُس کے لائق ہے اور مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ، پھر اس کے بعد دُعا مانگ۔"

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، پھر (فارِغ ہو کر) اللّٰہ تعالٰی کی حَمد بیان کی اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر دُرُودِ پاک پڑھا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

ارشاد فرمایا: ''اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ، اے نمازی! تُو دُعا مانگ، قبول کی جائے گی۔'' [1]

بیان کر دہ رِوایت سے معلوم ہوا کہ اگر دُعا مانگنے والا قبُولیّت کا طالب ہے، تو اسے چاہئے کہ دُعا کے اَوّل و آخِر نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسْلِیْم پر دُرُود پاک پڑھا کرے۔

بچیں بے کار باتوں سے، پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ [2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند

1 . . . ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات . . . الخ، ۵/ ۲۹۰، حدیث: ۳۴۸۷
2 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

آوازسے جواب دوں گا۔ ❀بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضَا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀پارہ14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرْجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْرَوی کروں گا۔ ❀نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قارون کی ہلاکت

قَارُون، حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چچا یَصْہَر کا بیٹا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کو بے پناہ دولت سے نَوازا تھا، حتّٰی کہ اُس کے خزانوں کی چابیاں ایسے چالیس (40) افراد اُٹھاتے تھے، جو

---

1 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

عام مردوں سے زیادہ طاقتور تھے۔[1] جیسا کہ پارہ 20، سُوْرَۃُ الْقَصَص، آیت نمبر 76 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَ اٰتَیْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ ۗ (پ۲۰، القصص:۷۶) تَرجَمۂ کنز الایمان: اور ہم نے اس کو اِتنے خزانے دیئے جن کی کُنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں۔

جب اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ پر زکوٰۃ کا حکم نازِل فرمایا تو قارُون، حضرتِ سَیِّدُنا مُوْسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آیا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے یہ طے کیا کہ ایک ہزار(1000) دِینار پر ایک دِینار، ہزار(1000) دِرہموں پر ایک درہم جبکہ ہزار(1000) بکریوں پر ایک بکری اور اسی طرح دیگر چیزوں میں سے بھی ہزارواں حِصّہ زکوٰۃ دے گا۔ چنانچہ جب اُس نے گھر جا کر اپنے مال کی زکوٰۃ کا حِساب کیا تو وہ بہت زیادہ مال بن رہا تھا، اُس کے نفس نے اتنا ڈھیر سارا مال دینے کی ہِمّت نہ کی، لہٰذا اُس نے بَنی اِسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے مُوْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہر بات میں اِطاعت کی، اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا، تم ہمارے بڑے ہو، جو چاہو حکم دو۔ قارُون نے کہا کہ فُلاں بَدچَلَن عورت کے پاس جاؤ اور اُس سے ایک مُعاوَضَہ مُقَرّر کرو کہ وہ حضرتِ مُوْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تُہمت لگائے، جب ایسا ہو گا تو بَنی اسرائیل، حضرتِ موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو چھوڑ دیں گے چنانچہ قارُون نے اُس عورت کو ایک ہزار(1000) دِرہم اور ایک ہزار(1000) دِینار دے کر اس بات پر راضی کیا کہ وہ حضرتِ مُوْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تُہمت لگائے۔ اگلے دن قارُون نے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور حضرتِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آکر کہنے لگا کہ بَنی اِسرائیل آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ اُنہیں وَعظ و نَصِیْحَت فرمائیں۔ حضرتِ مُوْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف لائے اور بَنِی اسرائیل کو نصیحت کرتے

---

1 . . . تفسیرِ خازن، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۷۶، ۳/۴۴۰ ملتقطاً

ہوئے مختلف گناہوں کی سزائیں بیان فرمائیں۔ قارُون کہنے لگا: کیا یہ حکم سب کے لئے ہے، خواہ آپ ہی ہوں؟ آپ نے فرمایا: خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ کہنے لگا: بَنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فُلاں عَورت کے ساتھ بدکاری کی ہے۔

حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا اُسے بلاؤ۔ وہ آئی تو حضرتِ موسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: تجھے اُس ذات کی قَسم! جس نے بَنی اسرائیل کے لئے دریا پھاڑا اور اُس میں رَستے بنائے اور تَورَیت نازِل کی، سچ بات کہو۔ وہ عورت ڈر گئی اور اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول پر بُہتان لگا کر اُنہیں اِیذاء دینے کی جُراَت نہ ہوئی، اُس نے اپنے دل میں کہا کہ اِس سے توبہ کرنا بہتر ہے۔ چنانچہ اس نے حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عرض کی کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو کچھ قارون کہلوانا چاہتا ہے وہ جُھوٹ ہے، سچ تو یہ ہے کہ اِس نے مجھے کثیر مال کا لالچ دیا تا کہ میں آپ پر تُہمت لگاؤں۔" یہ سُن کر حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور روتے ہوئے سجدہ میں گرے اور یہ عرض کرنے لگے: یاربّ! عَزَّوَجَلَّ اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری خاطر قارون پر اپنا غَضَب فرما۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے زمین کو آپ کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا ہے، آپ اِس کو جو چاہیں حکم دیں۔ حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بَنی اِسرائیل سے فرمایا: اے بَنی اِسرائیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے قارُون کی طرف بھیجا ہے جیسے فرعون کی طرف بھیجا تھا، جو قارُون کا ساتھی ہو، اُس کے ساتھ اُس کی جگہ ٹھہرا رہے اور جو میرا ساتھی ہو وہ الگ ہو جائے۔ سب لوگ قارُون سے جُدا ہو گئے اور دو اَفراد کے سِوا کوئی اس کے ساتھ نہ رہا۔ تب حضرتِ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے زمین کو حکم دیا: "**یَا اَرْضُ خُذِیْہِمْ**" یعنی اے زمین اِنہیں پکڑ لے! تو وہ گُھٹنوں تک زمین میں دَھنس گئے۔ آپ نے دوبارہ یِہی فرمایا تو کَمَر تک دَھنس گئے، آپ یِہی فرماتے رہے حتّٰی کہ وہ لوگ گردنوں تک دَھنس گئے، اب وہ گِڑگِڑانے لگے اور

قارُون، آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسمیں اور رِشتہ و قَرابت کے واسطے دینے لگا، مگر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے شِدّتِ جَلال کے سبب تَوَجُّہ نہ فرمائی، یہاں تک کہ وہ بالکل دَھنس گئے اور زمین برابر ہو گئی۔

حضرتِ **قَتَادَہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ وہ قیامت تک زمین میں دھنستے ہی چلے جائیں گے۔ بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے قارُون کے مکان اور اُس کے خَزائن واَموال کی وَجہ سے اُس کے لئے بددُعا کی۔ یہ سُن کر آپ نے دُعا کی تو اُس کا مکان اور اس کے خزانے و اَموال سب زمین میں دَھنس گئے۔[1]

اللہ رَبُّ العَالَمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ نے قُرآنِ مجید، فُرقانِ حَمِید میں قارُون کے اَنْجام کو کچھ اس طرح بیان فرمایا ہے چنانچہ پارہ 20، سُوْرَۃُ الْقَصَص، آیت نمبر 81 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ ﴿۸۱﴾ (پ ۲۰، القصص: ۸۱)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو ہم نے اُسے اور اُس کے گھر کو زمین میں دَھنسادیا تو اُس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ سے بچانے میں اُس کی مدد کرتی اور نہ وہ بدلہ لے سکا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ دُنْیَوِی مال کی مَحَبَّت میں زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول سے دُشمنی مول لینے والے بد بَخْت قارُون کا اَنجام کیسا بھَیَانک ہوا، نہ اُسے مال کام آیا نہ اس کے خزانے، بلکہ وہ اپنے خزانوں سمیت ہی عذاب کی لپیٹ میں آگیا۔ سُوْرَۃُ الْقَصَص میں بیان کردہ اس واقعے سے جہاں مالِ دُنیا سے مَحَبَّت کا بھیانک اَنجام پتہ چلتا ہے، وہیں زکوٰۃ کی اَہَمِّیَّت بھی بخُوبی واضح ہو رہی ہے۔

فرضیّتِ زکوٰۃ

1 . . . تفسیرِ خازن، پ ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۸۱، ۴۴۲/۳ ملخصاً

یاد رہے کہ اُمّتِ مُحمدیہ پر بھی زکوٰۃ کی ادائیگی فرض کی گئی ہے۔ چنانچہ پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 43 میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ (پ ۱، البقرۃ: ۴۳) تَرجَمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نَعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: اس آیت میں نماز و زکوٰۃ کی فَرضِیَّت کا بیان ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ ارکانِ اسلام میں سے ایک رُکن ہے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اسلام کی بُنیاد پانچ (5) باتوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سِوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اُس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔[1]

زکوٰۃ کی اَہَمِّیَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قُرآنِ مجید، فُرقانِ حَمید میں نماز اور زکوٰۃ کا ایک ساتھ 32 مرتبہ ذکر آیا ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج ۳، ص ۲۰۲)

اَہَمِّیَّتِ زکوٰۃ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی بھی ملک خواہ مَعاشی طَور پر کتناہی تَرَقّی یافتہ کیوں نہ ہو، لیکن اُس میں لوگوں کا ایک ایسا طبقہ ضرور ہوتا ہے جو مختلف وُجُوہات کے باعث غُربت و اَفلاس کا شِکار ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کی کَفالَت کی ذِمّہ داری اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صاحبِ حَیثِیَّت افراد کے سِپُرد کی ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مالداروں پر زکوٰۃ فرض کی تاکہ وہ اپنی زکوٰۃ کے ذریعے مُعاشرے کے کمزور اور نادار طبقے کی مدد کریں اور دولت چند لوگوں کی مُٹھیوں میں قید ہونے کے بجائے مَفْلُوْکُ الْحَال افراد تک بھی

1... صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب دعاءکم ایمانکم، الحدیث ۸، ج ۱، ص ۱۴

پہنچتی رہے اور یوں مُعاشرے میں مَعاشی توازُن کی فَضا قائم رہے۔ یاد رہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو سب کو دولت مند بنا دیتا اور کوئی شخص غریب نہ ہوتا، لیکن اُس نے اپنی مَشِیَّت سے کسی کو اَمیر بنایا تو کسی کو غریب تاکہ اَمیر کو اس کی دولت اور غریب کو اس کی غُربت کے سبب آزمائے۔ چنانچہ پارہ 8، سُوْرَۃُ الْاَنْعَام، آیت نمبر 165 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓىٕفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْؕ (پ۸، الانعام:۱۶۵)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی کہ تمہیں آزمائے اس چیز میں جو تمہیں عطا کی۔

یعنی آزمائش میں ڈالے کہ تم نعمت و جاہ و مال پا کر کیسے شکر گزار رہتے ہو اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے سلوک کرتے ہو۔ (خزائن العرفان، پ۸، الانعام، تحت الآیۃ:۱۶۵)

معلوم ہوا کہ دُنیا دارُ الامتحان (یعنی آزمائش کا گھر) ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہر حکمِ خداوندی کو اپنے لئے سَعادَت سمجھتے ہوئے خوش دِلی سے ادا کریں اور اپنی آخرت کے لئے اَجر وثَواب کا ذَخیرہ اِکٹھا کریں۔ پھر زکوٰۃ تو ایک ایسی عبادت ہے، جس میں ہمارے لئے دُنیا وآخرت کے ڈھیروں فوائد اور فضائل رکھے گئے ہیں۔ آیئے زکوٰۃ دینے کے پندرہ (15) فوائد سنیئے اور اپنے دلوں میں اس کی اَہَمِّیَّت کو مزید پُختہ کیجئے۔

﴿1﴾ تکمیل ایمان کا ذریعہ

زکوٰۃ ادا کرنے والے کو پہلی سَعادَت مندی یہ حاصل ہوتی ہے کہ زکوٰۃ دینا، اس کے ایمان کی تکمیل کا سبب بنتا ہے۔ آیئے! اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنیئے:

1. تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ تم اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔[1]
2. جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور اُس کے رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر ایمان رکھتا ہو، اُسے لازِم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔"[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ رحمتِ اِلٰہی کی برسات

زکوٰۃ دینے والے کو دوسری سَعادَت یہ ملتی ہے کہ اس پر رحمتِ اِلٰہی کی چَھما چَھم بارش ہوتی ہے چنانچہ پارہ 9، سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، آیت نمبر 156 میں ہے:

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَۚ﴿۱۵۶﴾ (پ۹، الاعراف:۱۵۶)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو اُن کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

اپنی رحمت کی اپنی عَطا کی میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے
لاج رکھ میرے دَستِ دُعا کی میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ تقویٰ و پرہیزگاری کا حصول

زکوٰۃ دینے کا تیسرا (3) فائدہ یہ ہے کہ اس سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ قُرآنِ پاک میں پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 3 میں مُتَّقِیْن کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی بیان کی گئی ہے:

1... الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، باب الترغیب فی اداءِ الزکوٰۃ، الحدیث ۱۲، ج ۱، ص ۳۰۱

2... المعجم الکبیر، الحدیث ۱۳۵۶۱، ج ۱۲، ص ۳۲۴

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔

(پ ۱، البقرۃ:۳)

﴿4﴾ کامیابی کا راستہ

زکوٰۃ کا چوتھا(4) فائدہ یہ ہے کہ اِس سے بندہ کامیاب لوگوں کی فہرِست میں شامل ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں فَلاح کو پہنچنے والوں کا ایک کام زکوٰۃ بھی بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 18، سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن، آیت نمبر 1 تا 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ﴿۴﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: بیشک مُراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔

(پ ۱۸، المؤمنون: ۱-۴)

﴿5﴾ نصرتِ اِلٰہی کا مستحق

پانچویں(5) فَضِیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ زَکوٰۃ اَدا کرنے والے کی مدد فرماتا ہے۔ چنانچہ پارہ 17، سُوْرَۃُ الْحَجّ، آیت نمبر 40، 41 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بیشک اللہ ضَرور مدد فرمائے گا اُس کی جو اُس کے دِین کی مدد کرے گا، بیشک ضرور اللہ قُدرت والا غالب ہے، وہ لوگ کہ اگر ہم اُنہیں زمین میں قابو دیں تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم

الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ (پ۱۷، الحج، ۴۰، ۴۱) کریں اور بُرائی سے روکیں اور اللہ ہی کے لئے سب کاموں کا انجام۔

﴿6﴾ مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا

چھٹا(6) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے غریبوں کی ضَرُورت پُوری ہو جاتی اور اُن کے دل میں خُوشی داخِل ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ مسلمان کے دل میں خُوشی داخِل کرنے کا بھی بڑا ثَواب ہے۔ دو جہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے اَفْضَل عمل مُسلمان کے دل میں خُوشی داخِل کرنا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿7﴾ اِسلامی مُعاشرے کا حُسن

ساتویں(7) فضیلت یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے کا عمل اِسلامی مُعاشرے کا حُسْن ہے کہ ایک غنی مسلمان غریب مسلمانوں کو زکوٰۃ دے کر اُسے مُعَاشرے میں سَر اُٹھا کر جینے کا حوصلہ مُہَیّا کرتا ہے۔ نیز غریب کا دل کِیْنہ و حَسَد کی شکار گاہ بننے سے محفوظ رہتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اُس کے غنی مسلمان کے مال میں اُس کا بھی حق ہے، چنانچہ وہ اپنے بھائی کے جان، مال اور اولاد میں بَرَکت کے لئے دُعاگو رہتا ہے، نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولَاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''بے شک مؤمن کیلئے مؤمن مثلِ عمارت کے ہے، بعض، بعض کو تَقْوِیَت پہنچاتا ہے۔''[2]

﴿8﴾ مضبوط بھائی چارہ

1... معجم کبیر، ۱۱/۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹

2... صحیح البخاری، کتاب الصلوة، باب تشبیک الاصابع... الخ، الحدیث ۴۸۱، ج ۱، ص ۱۸۱

آٹھواں(8)فائدہ یہ ہے کہ زکٰوۃ مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ مضبوط بنانے میں نہایت اہم کِردار ادا کرتی ہے، جس سے اسلامی مُعَاشرے میں اِجتماعیّت کو فروغ ملتا ہے اور امدادِ باہمی کی بُنیاد پر مسلمان اپنے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس فرمانِ عظیم کا مِصْدَاق بن جاتے ہیں کہ: مسلمانوں کی آپس میں دوستی اور رحمت وشَفْقَت کی مثال جِسْم کی طرح ہے، جب جِسْم کا کوئی عُضْو بیمار ہوتا ہے تو بُخار اور بے خوابی میں سارا جِسْم اُس کا شَریک ہوتا ہے۔[1]

﴿9﴾مال پاک ہو جاتا ہے

زکٰوۃ دینے والے کو نَوَاں(8) فائدہ یہ حاصِل ہوتا ہے کہ اس کا مال پاک ہو جاتا ہے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے مروی ہے کہ شَہَنْشَاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اپنے مال کی زکٰوۃ نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے، تجھے پاک کردے گی۔"[2]

﴿10﴾بُری صفات سے چھٹکارا

دَسواں(10)فائدہ یہ ہے کہ زکٰوۃ نہ صرف مال کو پاکیزہ بناتی ہے بلکہ نفس کو بھی پاکیزگی بخشتی ہے کہ نفس کو لالچ اور بُخل جیسی بُری صِفات سے نَجات دلاتی ہے۔ قرآنِ پاک میں پارہ4، سُوْرَۂ آلِ عِمرٰن، آیت نمبر180 میں بُخل کی مَذمّت اِن الفاظ میں بیان کی گئی ہے:

وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْؕ-بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْؕ

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہر گز اسے اپنے لئے

1... صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تراحم المؤمنین..الخ، الحدیث ۲۵۸۶، ص ۱۳۹۶

2... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، حدیث: ۱۲۳۹۷، ج ۴، ص ۲۷۴

سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ (پ۴، اٰلِ عمرٰن: ۱۸۰)

اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طَوق ہو گا۔

مجھے مال و دولت کی آفت نے گھیرا بچا یااِلٰہی بچا یااِلٰہی
نہ دے جاہ وحَشْمَت نہ دولت کی کَثْرت گدائے مدینہ بنا یااِلٰہی

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

﴿11﴾ مال میں برکت

زکوٰۃ کا گیارہواں (11) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والے کا مال کم نہیں ہوتا، بلکہ دُنیا و آخرت میں بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، پارہ 22، سُوْرَۂ سَبَا، آیت نمبر 39 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾ (پ ۲۲، سبا: ۳۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رِزْق دینے والا ہے۔

ایک اور مقام پر پارہ 3، سُوْرَۃُ الْبَقَرہ، آیت نمبر 261، 262 میں اِرشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اُن کی کہاوَت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں، ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسْعَت والا علم والا ہے، وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں اُن کا نیگ (اِنعام) اُن کے ربّ کے پاس

ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۱، ۲۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ زکوٰۃ دینے والے کو یہ یقین رکھتے ہوئے خُوش دِلی سے زکوٰۃ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔“ (المعجم الاوسط، الحدیث ۲۲۷۰، ج ۱، ص ۶۱۹)

اگرچہ ظَاہِری طَور پر مال کم ہوتا، لیکن حَقِیقَت میں بڑھ رہا ہوتا ہے، جیسے درخت سے خراب ہونے والی شاخوں کو اُتارنے میں بَظَاہِر درخت میں کمی نظر آرہی ہے، لیکن یہ اُتارنا اُس کی نَشْوونُما کا سبب ہے۔ مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں، زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ ہر سال بڑھتی ہی رہتی ہے۔ یہ تَجْرِبَہ ہے۔ جو کسان کھیت میں بیج پھینک آتا ہے، وہ بَظَاہِر بوریاں خالی کرلیتا ہے، لیکن حقیقت میں مع اضافہ کے بھرلیتا ہے۔ گھر کی بوریاں چُوہے، سُرسُری وغیرہ کی آفات سے ہلاک ہوجاتی ہیں یا یہ مطلب ہے کہ جس مال میں سے صَدَقہ نکلتا رہے، اُس میں سے خرچ کرتے رہو، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑھتا ہی رہے گا، کُنویں کا پانی بھرے جاؤ، تو بڑھے ہی جائے گا۔[1]

﴿12﴾ مال کے شر سے حفاظت

بارہواں (12) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والا مال کے شَر سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی، بے شک اُس سے مال کا شَر دُور ہوگیا۔[2]

1... مرآۃ المناجیح، ۳ / ۹۳

2... المعجم الاوسط، باب الالف من اسمہ احمد، الحدیث، ۱۵۷۹، ج ۱، ص ۴۳۱

﴿13﴾ حفاظتِ مال کا سبب

تیرہواں(13) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دینا حفاظتِ مال کا سبب ہے، جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ”اپنے مالوں کو زکوٰۃ دے کر مضبوط قلعوں میں کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج خیرات سے کرو۔“ (مراسیل ابی داؤد مع سنن ابی داؤد، باب فی الزکاۃ، ص۸)

﴿14﴾ حاجت روائی

چودھویں(14) فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالٰی زکوٰۃ دینے والوں کی حاجَت رَوائی فرمائے گا۔ اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنیئے:

1. جس نے کسی تنگ دَسْت کیلئے آسانی کی، اللہ تعالٰی اُس کے لئے دُنیا اور آخرت میں آسانی کردے گا۔“ (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع....الخ، الحدیث ۲۶۹۹، ص۱۴۴۷)
2. جو کسی مسلمان کو دُنیاوی تکلیف سے رِہائی دے تو اللہ تعالٰی اُس سے قیامت کے دن کی مُصیبت دُور فرمائے گا۔ (جامع الترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی الستر علی المسلم، الحدیث، ج۳، ص۱۱۵)

﴿15﴾ دُعائیں ملتی ہیں

اور پندرہواں(15) فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ سے غریبوں کی دُعائیں ملتی ہیں، جس سے رحمتِ خُداوندی اور مددِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم کو اللہ تعالٰی کی مدد اور رِزق ضعیفوں کی بَرَکت اور اُن کی دُعاؤں کے سبب پہنچتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...صحیح البخاری، کتاب الجهاد، باب عن استعان بالضعفاء،...الخ، الحدیث، ۲۸۹۶، ج ۲، ص ۲۸۰

کتاب "فیضانِ زکوٰۃ" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے زکوٰۃ کی جو برکتیں سُنیں، یہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "فیضانِ زکوٰۃ" سے کچھ تبدیلی کے ساتھ لی گئی ہیں، 149 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں زکوٰۃ کی اَہَمِیَّت، اس کے فضائل اور نہ دینے کے نقصانات نیز زکوٰۃ کے موضوع پر ڈھیروں شرعی مسائل بھی جمع کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں اس کتاب میں صَدَقَۂ فِطْر اور عُشْر کے فضائل ومسائل کو بھی اِنتہائی آسان پیرائے میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ عوام کو سمجھنے میں آسانی ہو اور وہ اس سے بھرپُور اِسْتِفَادَہ کرسکیں۔ اس اَہَم کتاب کو ھَدِیَّۃً حاصل کرکے نہ صرف خود پڑھیے، بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی لنگرِ رسائل یعنی تحفۃً پیش کرکے خُوب ثَواب کمائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "زکوٰۃ دوسری سِنِ ہجری میں روزوں سے پہلے فرض ہوئی۔ (در مختار، کتاب الزکوٰۃ، ۳/۲۰۲) جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو مالدار صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن خوش دِلی اور انتہائی جوش وجذبے کے ساتھ اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیا کرتے۔ آیئے اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں۔ چنانچہ،

صحابۂ کرام کا جذبہ

حضرتِ سَیِّدُنا اُبَی بِن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے زکوٰۃ وُصُول کرنے کے لئے بھیجا تو میں ایک شخص کے یہاں پہنچا۔ انہوں نے

اپنا سارا مال میرے پاس جمع کیا، میں نے دیکھا کہ اُن میں ایک سالہ اُونٹنی لازِم آتی تھی۔ میں نے اُن سے کہا کہ اپنی زکوٰۃ میں ایک سالہ اُونٹنی دے دو، کیونکہ یہی تمہارے اِن اُونٹوں کی زکوٰۃ ہے۔ انہوں نے کہا: ''ایک سال کی اُونٹنی کس کام آئے گی؟ وہ نہ تو سُواری کا کام دے سکتی ہے نہ دُودھ کا، یہ دیکھئے ایک طاقتور اور موٹی اُونٹنی ہے، آپ اِسے زکوٰۃ میں لے جائیں۔'' میں نے کہا: میں ایسی شَے ہرگز نہیں لُوں گا جس کا مجھے حکم نہیں فرمایا گیا۔ ہاں! البتّہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمہارے قریب ہی ہیں، اگر تمہارا دل چاہے تو حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدمت میں حاضِر ہو کر خود اِسے پیش کر دو۔ اگر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قبُول فرمالی تو میں لے لوں گا اور انکار فرمایا تو نہیں لوں گا۔ اُنہوں نے کہا ٹھیک ہے اور وہ اُسی اُونٹنی کو لے کر میرے ساتھ چل پڑے۔ جب ہم حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدمَت میں پہنچے تو اُنہوں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ کا قَاصِد میرے مال کی زکوٰۃ وُصُول کرنے کے لئے میرے پاس آیا اور خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس سے پہلے کبھی مجھے یہ سَعَادت نصیب نہیں ہوئی کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَاصِد نے میرے مال کو مُلاحظہ فرمایا ہو۔ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَاصِد کے سامنے اپنے تمام اُونٹ پیش کر دیئے تو اِن کے خیال میں مُجھ پر ایک سال کی اُونٹنی لازِم آتی تھی۔ ایک سال کی اُونٹنی نہ تو دُودھ کا کام دے سکتی ہے اور نہ ہی سُواری کا، اِس لئے میں نے ایک جَوَان، صحت مند اُونٹنی پیش کی کہ وہ اِسے زکوٰۃ میں قبُول کر لیں، لیکن انہوں نے لینے سے اِنکار کر دیا۔ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہ اُونٹنی میں آپ کی بارگاہ میں لایا ہوں، آپ اِسے قبُول فرمالیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: تُم پر لازِم تو وہی ہے۔ ہاں! اگر تم اپنی خُوشی سے زیادہ عُمر کی اونٹنی دیتے ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس کا اَجر دے گا اور ہم اسے قبُول کر لیتے ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہ اونٹنی یہی ہے جو میں اپنے ساتھ لایا ہوں ، آپ اسے قبول فرمالیں ،تو رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے لینے کی اِجازَت دے دی اور اُن کے مال میں بَرَکت کی دُعا فرمائی۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دلوں میں زکوٰۃ اَدا کرنے کا کتنا جذبہ تھا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں دینے کے لئے اپناسب سے عُمدہ مال پیش کرتے اور اسے اپنے لئے باعثِ سَعَادَت سمجھتے ۔ مگر اَفسوس ! ایک ہم ہیں کہ خوش دِلی سے زکوٰۃ ادا کرنا تو دُور کی بات ، ہماری بہُت بڑی تعداد سِرے سے زکوٰۃ اَدا ہی نہیں کرتی ۔ یاد رکھئے ! قُرآنِ مجید، فُرقانِ حَمید میں پارہ10 ،سُوْرَۃُ التَّوْبَہ، آیت نمبر34 میں زکوٰۃ ادانہ کرنے والوں کے بارے میں سَخت وَعِیْد آئی ہے، چنانچہ اِرشادِ خُداوَندی ہے:

وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍۙ(۳۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ درد ناک عذاب کی۔ (پ۱۰، التوبۃ: ۳۴)

زکوٰۃ نہ دینے والوں کے بارے میں وعیدوں پر مشتمل دو فرامِیْنِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَمَاعَت کیجئے:

1. دوزخ میں سب سے پہلے تین(3) شخص جائیں گے، اُن میں ایک وہ مالدار بھی ہے جو اپنے مال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق (زکوٰۃ) اَدا نہیں کرتا۔ (2)

1... ابوداود،کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ السائمۃ، ۲/ ۱۴۸، حدیث: ۱۵۸۳

2...ابن خزیمۃ،کتاب الزکاۃ، باب ذکر ادخال مانع الزکاۃ... الخ، الحدیث: ۲۲۴۹، ج ۴، ص ۸ ملخصًا

2. جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور اُس کا حَق (یعنی زکوٰۃ) ادانہ کرے تو قِیامت کے دن اُس کے لیے آگ کی سِلیں بچھائی جائیں گی جنہیں جہنّم کی آگ میں تَپایا (گرم کیا) جائے گا اور اُن سے اُس کی کَروَٹ، پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی، جب بھی وہ ٹھنڈی ہونے پر آئیں گی، دوبارہ ویسی ہی کر دی جائیں گی۔ (یہ مُعَامَلَہ جاری رہے گا) اُس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار (50,000) برس ہے، یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے، اب وہ اپنی راہ دیکھے گا، خواہ جنّت کی طرف جائے یا جہنّم کی طرف۔[1]

ڈَر لگ رہا ہے آہ! جہنّم کی آگ سے بخشش کا مجھ کو مُژدَہ سُنا دِیجئے حُضُور

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک اللہ رَبُّ العَالَمِیْن حکیم (حِکمت والا) ہے اور حکیم کا کوئی کام حِکْمَت سے خالی نہیں ہوتا، اُس نے اپنے بندوں کے لئے جتنے بھی اَحکام نازل فرمائے، وہ سب حکمتوں سے بھرپُور ہیں، اگرچہ ہماری ناقص عقلیں اُن حکمتوں تک رَسَائی حاصِل نہ کرسکیں۔ زکوٰۃ بھی ایک ایسا فَرِیضَہ ہے، جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے شُمار حکمتیں رکھی ہیں۔ آیئے اُن میں سے چند حکمتیں سُنتے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کی حکمتیں

1. سَخَاوَت اِنْسان کا کمال ہے اور بُخْل عَیب۔ اِسلام نے زکوٰۃ کی ادائیگی جیسا پیارا عمل مسلمانوں کو عطا فرمایا تاکہ انسان میں سَخاوت جیسا کمال پیدا ہو اور بُخْل جیسا بدترین عیب اُس کی ذَات سے ختم ہو۔

2. جیسے ایک ملکی نظام ہوتا ہے کہ ہماری کَمائی میں حکومت کا بھی حِصّہ ہوتا ہے، جسے وہ ٹیکس کے طور پر وُصُول کرتی ہے اور پھر وہی ٹیکس ہمارے ہی مَفَاد میں یعنی ملکی اِنتظام پر خرچ ہوتا ہے، بِلَا تشبیہ

1... صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکوۃ، حدیث: ۹۸۷، ص ۴۹۱

ہمیں مال و دولت اور دِیگر تمام نعمتوں سے نَوازنے والی ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ ہی کی پیاری ذاتِ پاک ہے اور زکوٰۃ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے، جو ہمارے ہی غُرَباء پر خَرچ کیا جاتا ہے۔

3. ربّ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو سب کو مال و دولت عطا فرما کر غنی کر دیتا، لیکن اُس کی مَشِیَّت ہے کہ اُس نے اپنے ہی بندوں میں بعضوں کو اَمیر اور دولت مند کیا اور بعضوں کو غَرِیب رکھا اور اَمیروں یعنی صَاحبِ نصاب پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازِم کر دی تاکہ اِس سے اَمیروں اور غَریبوں میں پیار، مَحبَّت اور باہمی اِمداد کا جذبہ پیدا ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کو سب مل بانٹ کر کھائیں اور اُس کا شُکر ادا کریں۔

4. شَریعت نے زکوٰۃ فرض کر کے کوئی اَنہونی چیز فرض نہیں کی بلکہ اگر ہم اپنے اَطرَاف میں غور و فکر کریں تو زکوٰۃ کی حقیقت ہر جگہ مَوجُود ہے۔ جیسے کہ پھلوں کا گُودَا اِنسان کے لیے ہے مگر چھلکا جانوروں کا حق ہے۔ گَنْدُم میں پھل (یعنی بیج) ہمارا حصّہ مگر بُھوسہ جانوروں کا، گَنْدُم میں بھی آٹا ہمارا ہے تو بُھوسی جانوروں کی۔ ہمارے جِسْم میں بال اور ناخُن وغیرہ کا حَدِّ شَرعی سے بڑھنے کی صُورت میں عَلَیْحِدَہ کرنا ضروری ہے کہ یہ سب جِسْم کی زکوٰۃ یعنی اِضَافی چیز مَیل ہیں۔ بیماری تندرُستی کی زکوٰۃ، مُصیبت راحَت کی زکوٰۃ، نمازیں دُنیاوی کاروبار کی گویا زکوٰۃ ہیں۔

5. اگر ہر وہ شخص جس پر زکوٰۃ فرض ہے، زکوٰۃ کی ادائیگی کا اِلْتِزام (یعنی اپنے اوپر لازم) کر لے تو مسلمان کبھی دوسروں کے محتاج نہ ہوں گے۔ مسلمانوں کی ضرورتیں مسلمانوں سے ہی پوری ہو جائیں گی اور کسی کو بِھیک مانگنے کی بھی حاجت نہ ہو گی۔ (1)

بہر حال دولت کو تجوریوں میں بند (یعنی بینک میں جمع) کرنے کے بجائے، زکوٰۃ و صَدَقات کی صُورت میں راہِ خُدا میں خرچ کریں، ورنہ یقین کیجئے کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنا، آخرت کے دردناک عذاب اور دُنیا میں مَعَاشی بدحالی کا سبب بن سکتا ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کے بے شُمار نقصانات ہیں اُن میں سے چند یہ ہیں۔

1... رسائل نعیمیہ، ص ۲۹۸، بتصرف

مال کی بربادی

زکوٰۃ نہ دینا مال کی بربادی کا سبب ہے۔ آیئے! اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سَمَاعَت فرمایئے:

1. خشکی وتَرِی میں جو مال ضائع ہوا ہے، وہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے تَلَف ہُوا ہے۔ [1]
2. زکوٰۃ کا مال جس میں مِلا ہو گا، اسے تباہ وبرباد کر دے گا۔ [2]

صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدرُالطَّرِیقہ مفتی محمد اَمجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اس حدیث کی وَضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: بعض اَئِمَّہ نے اس حدیث کے یہ معنی بیان کیے کہ زکاۃ (زکوٰۃ) واجِب ہُوئی اور اَدا نہ کی اور اپنے مال میں مِلائے رہا تو یہ حَرَام اُس حلال کو ہَلاک کر دے گا اور امام احمد (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ مالدار شخص مالِ زکاۃ (زکوٰۃ) لے تو یہ مالِ زکاۃ (زکوٰۃ) اُس کے مال کو ہَلاک کر دے گا کہ زکاۃ (زکوٰۃ) تو فقیروں کے لئے ہے اور دونوں معنی صحیح ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج۱، حصہ ۵، ص۸۷۱)

اجتماعی نقصان

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والی قَوم کو اِجتماعی نُقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیئے اس بارے میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنیئے:

1. جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے قَحط میں مبتلا فرمائے گا۔ [3]
2. جب لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی چھوڑ دیتے ہیں، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بارش کو روک دیتا ہے، اگر زمین پر

1...مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب فرض الزکوٰۃ، الحدیث ۴۳۳۵، ج۳، ص ۲۰۰

2...شعب الایمان، باب فی الزکوٰۃ، فصل فی الاستعفاف، الحدیث ۳۵۲۲، ج۳، ص ۲۷۳

3...معجم الاوسط، ۲۷۵/۳، حدیث: ۴۵۷۷

چوپائے موجود نہ ہوتے تو آسمان سے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ گرتا۔[1]

مال، وَبال بن جائے گا

زکوٰۃ نہ دینے والے کیلئے بروزِ قیامت یہی مال، وَبالِ جان بن جائے گا۔ چنانچہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: جس کو اللہ تعالٰی نے مال دیا اور وہ اُس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قِیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صُورت میں کر دیا جائے گا، جس کے سر پر دو سیاہ نشان ہوں گے، وہ سانپ اُس کے گلے میں طَوْق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔ پھر اُس (زکوٰۃ نہ دینے والے) کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا: "میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔"[2]

حساب میں سختی

زکوٰۃ نہ دینے والے کے حِساب میں سختی کی جائے گی، جیسا کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "فقیر ہرگز ننگے بُھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے، مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سُن لو ایسے مالداروں سے اللہ تعالٰی سخت حِساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔[3]

عذابات کا نقشہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف "فیضانِ سنّت" جلد اوّل کے صفحہ 405 پر لکھتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! زکوٰۃ ادا کرنے کے جہاں بے شُمار ثَوابات ہیں نہ دینے

1...سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب العقوبات، الحدیث ۴۰۱۹، ج۴، ص۳۶۷

2...صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب اثم مانع الزکوٰۃ، الحدیث ۱۴۰۳، ج۱، ص۴۷۴

3...مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب فرض الزکوٰۃ، الحدیث ۴۳۲۴، ج۳، ص۱۹۷

والے کیلئے وَہاں خوفناک عذابات بھی ہیں، چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن قرآن و حدیث میں بَیان کردہ عذابات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں: ”خُلاصہ یہ ہے کہ جس سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دی جائے، روزِ قِیامت جہنَّم کی آگ میں تپا کر اُس سے اُن کی پیشانیاں، کَروٹیں، پِیٹھیں داغی جائیں گی۔ اُن کے سَر، پِستان پر جہنَّم کا گرم پتّھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائے گا اور شانے کی ہڈّی پر رکھیں گے کہ ہڈّیاں توڑتا سینے سے نکل آئے گا، پیٹھ توڑ کر کَرْوَٹ سے نکلے گا، گُدّی توڑ کر پیشانی سے اُبھرے گا۔ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روزِ قِیامت پُرانا خَبِیْث خونخوار اَژْدہا بَن کر اُس کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چَبا لے گا، پھر گلے میں طَوْق بن کر پڑے گا، اُس کا مُنہ اپنے مُنہ میں لے کر چَبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہُوں تیرا خزانہ۔ پھر اُس کا سارا بدَن چَبا ڈالے گا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔“[1] میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زکوٰۃ نہ دینے والے کو قِیامت کے عذاب سے ڈرا کر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: ”اے عزیز! کیا خُدا (عَزَّوَجَلَّ) و رسول (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹّھا سمجھتا ہے یا (قِیامت کے ایک دن یعنی) پچاس ہزار (50,000) برس کی مدّت میں یہ جانکاہ مُصیبتیں جھیلنی سَہل جانتا ہے، ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ (چھوٹا سا سکّہ) گرم کر کے بدن پر رکھ کر دیکھ، پھر کہاں یہ خفیف (ہلکی سی) گرمی، کہاں وہ قہر آگ، کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ مِنَٹ بھر کی دیر، کہاں وہ ہزار دن برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چہکا (یعنی معمولی سا داغ) کہاں وہ ہڈّیاں توڑ کر پار ہونے والا غَضَب۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کو ہدایت بخشے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّ

1... فتاوٰی رضویہ، ۱۰/ ۱۵۳

2... فتاوٰی رضویہ، ۱۰/ ۱۷۵

وَجَلَّ زکٰوۃ وصَدَقات کے ضَروری احکامات کی معلومات ہوتی رہیں گی اور عمل کے جذبے میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر دم دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کس قَدَر خَسارے میں ہیں کہ دُنیا میں بھی نُقصان اُٹھائیں گے اور آخرت میں بھی دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ قارون کا واقعہ قابلِ عبرت ہے کہ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے پناہ دولت سے نَوازا تھا لیکن جب زکوٰۃ دینے کا وَقْت آیا تو مال کی مَحَبَّت نے اسے زکوٰۃ ادا کرنے سے روک دیا اور یوں وہ حضرتِ مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تُہمت لگانے کی مذمُوم کوشش کرتے ہوئے غَضَبِ اِلٰہی کا شِکار ہوا اور اپنے بلند وبالا مکان اور خزانوں سمیت زمین میں دَھنْسا دیا گیا اور قِیامت تک دَھنستا چلا جائے گا۔ زکوٰۃ دینا اِیمان کی تکمیل کا ذَرِیْعَہ ہے، زکوٰۃ دینے والے پر رَحْمَتِ اِلٰہی کی برسات ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے تقویٰ وپرہیزگاری اور فلاح و کامیابی حاصِل ہوتی ہے۔ زکوٰۃ سے اِسلامی بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے نیز مال کی حِفاظت ہوتی ہے، مال پاک ہو جاتا ہے اور اُس میں بَرَکت نازِل ہوتی ہے۔ زکوٰۃ دینے والا شَر سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اُسے غریبوں اور ضعیفوں کی دُعائیں ملتی ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے اور زیادہ سے زیادہ اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اِفتاء کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی قِسْم کی شرعی رہنمائی اور مَسائل کے حَل کے لئے

دارُالافتاء اہلسنّت سے رُجُوع کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "مَجلسِ اِفتاء" بھی ہے، جس کے تحت سب سے پہلا دار الافتاء 15 شعبان المعظم 1421ھ کو جامع مسجد کنزالایمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں قائم ہُوا اور کَراچی کے مختلف علاقوں اور تاحال پاکستان کے مختلف شہروں میں بھی دارُالافتاء اہلسنّت قائم ہوچکے ہیں، جہاں مُفتیانِ کِرام اور علمائے کِرام اُمّتِ مُسلِمہ کی شرعی رہنمائی میں مَصرُوفِ عمل ہیں ۔اس کے علاوہ مجلسِ اِفتاء کے تحت ایک شُعْبَہ "دارُالافتاء آن لائن" بھی ہے جہاں اِفتاء کے اسلامی بھائی انتہائی ذمّہ داری سے ٹیلی فون اور انٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے پُوچھے جانے والے مسائل کا ہاتھوں ہاتھ حَل بتاتے ہیں۔ دارُالافتاء آن لائن کے اسلامی بھائیوں سے اِنٹرنیٹ کے ذریعے دنیا بھر سے اِس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) پر سُوالات پوچھے جاسکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے اور خود کو فرائض وواجبات، سُنَن ومُستَحبّات کا پابند بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذَیلی حَلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذَیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام چوک درس بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے، نیکیوں میں رَغْبت بڑھانے، نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیْعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا، اَجْر وثَواب کا کام ہے۔

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے جو شخص میری

اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سُنَّت قائم کی جائے یااُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔(حلیۃ الاولیاء، ۱۰/ ۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶)ایک اور حدیثِ پاک میں ہے:" اللہ تعَالیٰ اُس کو ترو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔" (ترمذی،کتاب العلم،باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، ۴/ ۲۹۸،حدیث:۲۶۶۵)

ہر کلمے پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام ابُو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں:ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مُوسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوَنْدی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی:یا اللہ عَزَّوَجَلَّ!جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے۔اُس کی جَزا کیا ہے؟ اللہ تَبَارَکَ وَ تَعَالیٰ نے اِرشاد فرمایا:میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عِبَادت کا ثَواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنّم کی سزا دینے میں مجھے حَیا آتی ہے۔(مکاشفۃ القلوب،ص۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے نیکی کی دعوت دینے کے کس قَدر فَضائِل ہیں، چوک دَرس بھی مُسلمانوں کو نیکی کی دعوت دینے،بُرائی سے مَنْع کرنے اور عِلْمِ دِیْن سِکھانے کا اَہَم ذَرِیْعہ ہے کہ لوگ بازاروں میں بیٹھے بد نگاہی،فُضُول باتوں اور طرح طرح کے گناہوں میں مَشْغُول ہو سکتے ہیں ،بعض اوقات چوک دَرْس میں شرکت کی بَرَکت سے ان کی زِنْدگی میں ایسامَدَنی اِنْقلاب برپا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی گناہوں بھری زِنْدگی سے توبہ کرکے نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جاتے ہیں۔آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سُنْتے ہیں۔

عیّاش نوجوان

زَمْ زَمْ نگر،حیدر آباد(بابُ الاِسْلام سندھ)کے علاقے محبوب ٹاؤن میں مُقیم اسلامی بھائی اپنی خزاں

رَسِیدہ زندگی میں مدنی بہار آنے کا تذکرہ کچھ یوں کرتے ہیں کہ: میں ایک عَیّاش نوجوان تھا۔ بُرائیوں کی دَلْدَلْ میں اس قدر دَھنس چُکا تھا کہ شراب نوشی جیسی عادتِ بد میں گرفتار ہو گیا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی نے شَفْقَت بھرے اَنداز میں چوک دَرْس میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں ان کی دعوت قبول کرتے ہوئے سُنَّتوں بھرے درس میں شریک ہو گیا۔ درس کے پُر تاثیر الفاظ نے میرے دل کی دُنیا ہی بدل ڈالی۔ رَفْتہ رَفْتہ اسلامی بھائیوں کی اِنْفرادی کوشش کی بَرَکت سے مدنی ماحول کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا گیا۔ عاشِقانِ مصطفےٰ کی صُحْبت کی بَرکت سے ماہِ رمضانُ المبارک کے آخری عشرے کے تربیتی اعتکاف کی سعادت ملی۔ علمِ دِین سیکھنے کو ملا، اچھے لوگوں کی صحبت کیا ملی دل کی سیاہی دھلنے لگی۔ نماز سے کوسوں دور بھاگنے والا شخص مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُوْلیٰ کے ساتھ باجماعت نماز اَدا کرنے والا بن گیا۔ شراب کی مَسْتی میں مَسْت رہنے والا عشقِ مُصْطفٰے میں تڑپنے والا بن گیا۔ مہکے مہکے مدنی ماحول کی پُر بہار فضاؤں میں ایسا ذِہن بنا کہ میں مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا اور مجھے شراب نوشی اور گُناہوں کی دیگر نحوستوں سے نَجات مل گئی۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　　　صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہِ بزمِ جنّت صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ''101 مدنی پھول'' سے اِثْمِد کے چار حروف کی نسبت سُرمہ لگانے کے چار مدنی پھول سُنیے:

سُرمہ لگانے کے چار مدنی پھول

1. سُنَنِ اِبْنِ مَاجَہ کی روایت میں ہے: تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ ''اِثْمِد'' (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نِگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (ابنِ ماجه، کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷)
2. پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سِیاہ سُرمہ یا کاجَل بقصدِ زِینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زِینت مقصود نہ ہو تو کَراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری، ۵/۳۵۹)
3. سُرمہ سوتے وقت اِستِعمال کرنا سُنَّت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۰)
4. سُرمہ اِستعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (شعب الایمان، باب فی الملابس والاوانی، فصل فی الکحل، ۵/۲۱۸۔۲۱۹)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب **''سُنّتیں اور آداب''** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا

سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جَذبہ دے سفر کرتا رہوں پرْوَرْدگار
سُنّتوں کی تربیَّت کے قافلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں پڑھے جانے والے دُرودِ پاک

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخِل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرُودِ پاک کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿5﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿6﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[2] ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[3] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[4] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَ سَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے !جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

(7) دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔(الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵